سوال

میں اٹھتیس برس کی مسلمان عورت ہوں اور باپردہ بھی ہوں ملازمت کرتی ہوں شادی کی نیت سے میں نے کئی ایک نمازي ادا کی ہیں اور یہ نمازیں نماز استخارہ جسے امام بخاری نے (دو رکعت) روایت کیا ہے، اور نماز حاجت جسے امام حاکم نے بارہ رکعت روایت کیا ہے، اور میں نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت بھی کی ہے اور اس کے ساتھ مولانا ... صاحب کی شادی میں آسانی کی دعاء بھی پڑھی ہے اسی طرح میں سجدہ میں بھی شادی جیسا عقدہ حل ہونے کی دعا کرتی رہتی ہوں، اس کے بعد میرے لیے ایک رشتہ آیا جو نمازی بھی ہے اور اس نے دو عمرے بھی کیے ہیں اس کی عمر اکتالیس برس ہے اور وہ گویا یعنی گانے بجانے کا کام کرتا ہے، ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے جو حسب ونسب والا ہے برائے مہربانی آپ کی اس رشتہ کے بارہ میں کیا رائے ہے آپ سے گزارش ہے کہ جتنی جلدی ہوسکے جواب دیں، کیونکہ میں بہت پریشان ہوں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

جواب

الحمد للہ

جب انسان کو کوئی کام پیش آجائے تو اس کے لیے استخارہ کرنا مشروع ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے :

جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی کام پڑے تو وہ دو رکعت نفل نماز ادا کرکے یہ دعا پڑھے :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ

اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ استخارہ کرتا ہوں، اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت حاصل کرتا ہوں، اور تیرے فضل عظیم سے سوال کرتا ہوں .... آخر تک

صحیح بخاری حدیث نمبر (1166).

چنانچہ جس کے لیے کوئی رشتہ آئے تو اس کے لیے استخارہ کرنا مشروع ہے کہ آیا وہ اس رشتہ کو قبول کرے یا نہ کرے، رہا مسئلہ نماز حاجت کا جو درج ذیل حدیث میں وارد ہے :

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" دن یا رات کے وقت دو دو رکعت کرکے بارہ رکعات ادا کرو، اور جب نماز کے آخر میں تشہد پڑھو تو پھر اس کے بعد اللہ تعالی کی حمد وثنا کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو اور پھر سجدہ کی حالت میں سورۃ الفاتحہ سات بار اور آیۃ الکرسی سات بار، اور لا الہ الا اللہ لا شریک لک لہ الملک والہ الحمد وھو علی کل شيئ قدیر دس بار پڑھو اور پھر اللھم انی اسئلک بمعاقد العز من عرشک ومنتھی الرحمۃ من کتابک واسمک الاعظم وجدک الاعلی وکلماتک التامۃ پڑھو

اور پھر اس کے بعد اپنی ضرورت اور حاجت طلب کرو اور پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ پھر دائیں اور بائیں سلام پھیر دو، اور تم یہ نماز بے وقوفوں کو مت سکھاؤ کیونکہ وہ دعاء کریں گے تو ان کی دعا قبول ہوجائیگی "

یہ حدیث صحیح نہیں اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے، یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے، جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف الترغیب والترھیب حدیث نمبر (418) میں کہا ہے

کوئی ایسی دعا نہیں ہے جسے شادی کی آسانی کی دعا کہا جاتا ہو، بلکہ انسان اپنے پروردگار اللہ عزوجل سے اس کا فضل طلب کرے، اور جہاں بھی خیر و بھلائی ہو اس میں آسانی مانگنی چاہیے

گویا اور گانے بجانے کا کام کرنا حرام ہے، اور اس سے حاصل ہونے والی تنخواہ اور کمائی بھی حرام مال ہوگی، کیونکہ شریعت اسلامیہ نے گانے بجانے کے آلات استعمال کرنا حرام کیے ہیں

مزید آپ سوال نمبر (5000) کے جواب کا مطالعہ کریں

اس بنا پر اس نوجوان کو نصیحت کی جانی چاہیے کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے، اگر تو وہ توبہ کرتے ہوئے اس کام کو چھوڑ کر کسی مباح کام کی طرف آتا ہے تو پھر اس سے شادی کرنے میں کوئی مانع نہیں

لیکن اگر وہ اسی کام میں رہے اور اسے ترک نہ کرے تو پھر اس نوجوان میں کوئی خیر نہیں؛ کیونکہ اس کا مال اور کمائی حرام ہے، اور پھر وہ اپنے اس حرام کام پر بھی مصر ہے

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو نیک و صالح خاوند اور اولاد عطا فرمائے

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

94833